غنیۃ الطالبین (اردو)
از محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ
ترجمہ: مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی
فرید بک سٹال ۰ اردو بازار لاہور

غنیۃ الطالبین (اردو)

از محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ: مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی

تقدیم: علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

فرید بک سٹال، ۳۸، اردو بازار لاہور

کتاب ——— غُنْـیَةُ الطَّالبین (اُردو)

تصنیف ——— محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

ترجمہ ——— مولانا علامہ محمّد صدیق ہزاروی سعیدی

تقدیم و تحریک ——— علّامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری مدظلہٗ

پروف ریڈنگ ——— محمد عالم مختار حق صاحب

طباعت باراول ——— ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۸ء

مطبع ——— رومی پرنٹرز، لاہور

صفحات ——— ۷۷۶

ہدیہ ——— روپے

کتابت ——— محمد یعقوب خوشنویس حضرت کیلیانوالہ

ناشر: حامد اینڈ کمپنی، ۳۸، اردو بازار، لاہور نمبر ۲

فون نمبر ۲۲۴۸۹۹-۳۱۲۱۷۳

گمراہ فرقے

اس کی اصل وہ روایت ہے جسے کثیر بن عبداللہ بواسطہ والد، اپنے جدّ امجد حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تم پہلے لوگوں کے طریقوں پر اس طرح چلو گے جس طرح جوتی (دوسری) جوتی کے مطابق ہوتی ہے۔ ان کا طریقہ اس طرح اختیار کرو گے کہ اگر وہ ایک بالشت اختیار کریں گے تو تم بھی ایک بالشت کی مقدار اختیار کرو گے۔ وہ ایک ہاتھ کی مقدار اختیار کریں گے تو تم بھی ایک ہاتھ کی مقدار اختیار کرو گے اور اگر وہ دو ہاتھ اختیار کریں گے تو تم بھی دو ہاتھ کی مقدار اختیار کرو گے۔ حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی داخل ہو گے۔ سنو! بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کے بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے وہ تمام کے تمام گمراہ تھے البتہ ان میں ایک جماعت اسلام پر تھی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو گئے ایک جماعت کے علاوہ کہ وہ مسلمان تھی، باقی تمام فرقے گمراہ تھے۔ پھر تم تہتر فرقوں میں بٹ جاؤ گے ایک گروہ اسلام پر ہو گا، باقی تمام گمراہ ہوں گے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر بواسطہ اپنے والد، حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ میری امت کے لیے ان میں سے سب سے بڑا فتنہ وہ گروہ ہو گا جو امورِ دین کو اپنی رائے سے قیاس کریں گے۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرائیں گے۔"[۱]

حضرت عبداللہ بن زید، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے۔ ایک کے سوا تمام جہنمی ہوں گے اور میری امت تہتر (۷۳) گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی ایک کو چھوڑ کر باقی تمام دوزخی ہوں گے۔" صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ایک گروہ کونسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا "وہ لوگ جو اس دین پر ہوں گے جس پر میں اور میرے صحابہ کرام ہیں۔"

امت کا یہ افتراق جس کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے دور میں نہ تھا۔ نہ حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے دور میں تھا بلکہ کئی صدیاں گزرنے، صحابہ کرام، تابعین اور مدینہ طیبہ کے سات فقہاء کرام کے فوت ہونے، مختلف شہروں کے علماء و فقہاء کے قرناً بعد قرنٍ دنیا سے رخصت ہونے اور ان کے وصال کی وجہ سے علم کے رخصت ہو جانے کے بعد ایسا ہوا۔ البتہ ایک مختصر سی جماعت باقی رہ گئی وہی نجات پانے والی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے دین کی حفاظت فرمائی۔

جس طرح بواسطہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[۱] دورِ حاضر میں بھی ایک فرقہ جو اپنے آپ کو توحیدی کہتا ہے حلال چیزوں کو حرام ٹھہرا کر لوگوں کو اس سے روکتا ہے حتیٰ کہ جس کھانے پر ختمِ قرآن پڑھا جائے اُسے بھی حرام ٹھہراتا ہے۔ اولیاء کرام کے ایصالِ ثواب کے لیے مختص جانور کو بھی حرام سمجھتا ہے۔ العیاذ باللہ۔ ۱۲ ہزاروی۔

ارشاد فرمایا" اللہ تعالیٰ لوگوں کو علم عطا کرنے کے بعد ان کے سینوں سے سلب نہیں کرے گا بلکہ علماء کے رخصت ہونے کے بعد علم ختم ہو جائے گا جب وہ کسی عالم کو دنیا سے لے جائیگا تو اس کے ساتھ اس کا علم بھی رخصت ہو جائے گا حتیٰ کہ جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے "۔ ایک دوسری روایت میں حضرت عروہ اپنے والد کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے ارشاد فرمایا" اللہ تعالیٰ علم کو (لوگوں کے سینوں سے) سلب کر کے قبض نہیں کرے گا بلکہ علماء کے اُٹھ جانے سے علم اُٹھائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے تو وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے یہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

حضرت کثیر بن عبداللہ بواسطہ والد، اپنے دادا حضرت عمرو ابن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" دین حجاز کی طرف لوٹ آئیگا جس طرح سانپ اپنے سوراخ کی طرف لوٹتا ہے لوگ ملک حجاز سے دین کو اسیطرح تلاش کریں گے جس طرح پہاڑ کی چوٹی سے پہاڑی بکری تلاش کی جاتی ہے۔ بے شک دین کا آغاز غربت سے ہوا اور عنقریب وہ غربت کی طرف لوٹ آئیگا پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے۔ پوچھا گیا غرباء کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ جو میری سنت کی اصلاح کریں جس کو میرے بعد لوگوں نے خراب کر دیا۔"

حضرت عکرمہ، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا جب وہ اس میں سنت کو مردہ اور بدعت کو زندہ کریں گے"۔ [1]

حضرت حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آخری زمانے کے) فتنوں کا ذکر فرمایا تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا" اللہ تعالیٰ کی کتاب"، وہ ذکر حکیم اور سیدھا راستہ ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے ساتھ زبانیں مشکل میں مبتلا نہیں ہوتیں (یا شک و شبہ کا شکار نہیں ہوتیں) یہی وہ کتاب ہے کہ جب جن اسے سنتے ہیں تو بیٹھے نہیں رہتے بلکہ وہ کہتے ہیں بے شک ہم نے عجیب قرآن سُنا، جس نے اس کے ساتھ گفتگو کی اس نے سچ کہا اور جس نے اس کے ذریعے فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا۔"

حضرت عبدالرحمٰن بن عمر، حضرت عرباض بن ساریہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو ہمیں ایک بلیغ وعظ فرمایا جس سے آنکھیں بہ پڑیں، دل دہل گئے، اور چہرے جل گئے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! (ایسا معلوم ہوتا ہے) گویا یہ آخری وعظ ہے۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور (حکمران کا حکم) سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حبشی حکمران ہی کیوں نہ ہو [2]۔

---

[1] بدعت ہر اس بات کو کہتے ہیں جو خلافِ سنت ہو اور دین میں اس کی اصل نہ ہو۔ محض نیا کام ہونے کی وجہ سے وہ بدعت نہ ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق جو اچھا کام جاری کیا جائے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کے لیے سنت کا لفظ بولا گیا ہے۔ ۱۲ ہزاروی۔

[2] اگر حکمران مسلمان ہو شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی کا مرتکب نہ ہو تو اس کی اطاعت کی جائے گی (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)۔۔

بے شک جو لوگ میرے بعد زندگی گزاریں گے وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھیں گے پس میرے بعد تم پر میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنّت اپنانا لازم ہے اسے مضبوطی سے پکڑو اور نئی باتوں سے بچو۔ کیونکہ ہر نئی (خلاف سنت) بات بدعت ہے اور ہر (بُری) بدعت گمراہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بُلانے والا ہدایت کی طرف بلائے پھر اس کی اتباع کی جائے تو اسے اتباع کرنے والے کی مثل ثواب ملے گا اور ان کے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا اور جو بُلانے والا گمراہی کی طرف بُلائے اور اس کی اتباع کی جائے تو اس پر اتباع کرنے والوں جتنا بوجھ ہوگا اور ان کے بوجھوں سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔

فرقوں کی تقسیم

تہتّر فرقوں کی اصل دس فرقے ہیں۔

۱۔ اہلسنت ۔۲۔ خوارج ۔۳۔ شیعہ ۔۴۔ معتزلہ ۔ ۵۔ مرجئہ ۔۶۔ مشبّہہ ۔۷۔ جہمیہ ۔ ۸۔ ضراریہ ۔ ۹۔ نجاریہ ۔ ۱۰۔ کلابیہ ۔

اہلسنّت ایک جماعت ہے، خوارج پندرہ فرقوں پر مشتمل ہیں۔ معتزلہ کے چھ فرقے ہیں۔ مرجئہ بارہ فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ شیعہ کے تیس گروہ ہیں، جہمیہ، نجاریہ، ضراریہ اور کلابیہ ایک ایک گروہ ہیں، مشبّہہ کے تین فرقے ہیں پس یہ کُل تہتّر فرقے ہیں۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔

اہلِ سُنّت وجماعت

نجات پانے والی جماعت، اہلِ سنّت وجماعت ہیں اور ان کا مذہب وعقیدہ اس سے پہلے بیان کر دیا گیا ہے ان کو نجات پانے والا گروہ کہا جاتا ہے۔

قدریہ اور معتزلہ اس ناجی جماعت کو مجبرہ کہتے ہیں کیونکہ اس جماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی مشیئت، قدرت، ارادے اور تخلیق سے وجود میں آئی ہے۔ مرجئہ، اہل سُنّت کو شکاکیہ کے نام سے یاد کرتے ہیں کیونکہ یہ ایمان میں استثناء کرتے ہیں اور ان میں سے ایک کہتا ہے میں "ان شاء اللہ مؤمن ہوں"۔ اس کا بیان پہلے ہو چکا ہے لہ۔

رافضیوں نے اس ناجی جماعت کا نام ناصبیہ رکھا ہے کیونکہ اہلسنّت وجماعت قوم کی رائے سے امام کی تقرری کرتے ہیں۔ جہمیہ اور انصاریہ، اہلِ سنّت کو مشبّہہ کہتے ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے علم، قدرت اور زندگی جیسی صفات ثابت کرتے ہیں۔

(حاشیہ صفحہ سابقہ) ان کی بات سننا اور ماننا لازم ہے اگرچہ حبشی غلام ہی ہو لیکن خلافِ اسلام باتوں کا حکم دینے والا حکمران اطاعت کا مستحق نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہ کی جائے"۔ ۱۲ ہزاروی۔

لہ ۔ شک کی بنیاد پر یہ الفاظ کہنا کہ "میں ان شاء اللہ مؤمن ہوں" جائز نہیں بلکہ ایمان کے بارے میں پختہ یقین ہونا چاہیے۔

ہجوم تک مغرب کی نماز میں تاخیر کرتے ہیں۔ اسی طرح رافضی بھی مغرب کی نماز دیر سے پڑھتے ہیں۔ یہودی قبلہ سے کچھ ترچھے ہوتے ہیں۔ رافضی بھی اسی طرح کرتے ہیں۔ یہودی نماز میں اِدھر اُدھر ہلتے ہیں۔ رافضی بھی اسی طرح کرتے ہیں۔ یہود نماز میں کپڑا لٹکاتے ہیں تو رافضی بھی یونہی کرتے ہیں۔ یہودی مسلمان کے خون کو حلال سمجھتے ہیں اور رافضیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ یہودیوں کی طرح رافضی بھی عورت کی عدت کے قائل نہیں۔ یہودی تین طلاقوں میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ یہی حال روافض کا ہے۔

یہودیوں نے تورات میں تحریف کی۔ اسی طرح رافضی قرآن پاک میں تبدیلی کا نظریہ رکھتے ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں قرآن پاک میں تبدیلی کر دی گئی ہے اور اس کی نظم و ترتیب الٹ دی گئی ہے اور وہ اس ترتیب پر نہیں جس طرح اتارا گیا تھا نیز قرآن پاک ایسے طریقوں سے پڑھا جاتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن میں کمی اور زیادتی کی گئی۔

یہودی حضرت جبریل علیہ السلام سے بغض و عداوت رکھتے ہیں اور کہتے ہیں وہ فرشتوں میں سے ہمارے دشمن ہیں اسی طرح روافض کا ایک گروہ کہتا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام غلطی سے وحی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ حالانکہ ان کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا گیا تھا ——— انھوں نے جھوٹ کہا اللہ تعالیٰ انھیں تباہ و برباد کرے۔

مرجئہ

مرجئہ کے بارہ فرقے ہیں۔

جہمیہ۔ صالحیہ، شمریہ، یونسیہ، یونانیہ، نجاریہ، غیلانیہ، شبیبیہ، حنفیہ[1]، معاذیہ، مریسیہ، کرامیہ۔

مرجئہ کی وجہ تسمیہ

اس فرقہ کو مرجئہ اس لیے کہتے ہیں کہ ان کے خیال میں جب کوئی مکلّف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ لیتا ہے اور اس کے بعد ہر قسم کے گناہ کرتا ہے پھر بھی وہ جہنم میں نہیں جائیگا۔ نیز ایمان محض قول کا نام ہے عمل سے اس کا کوئی تعلق نہیں، اعمال کو شرائع کہتے ہیں۔ ایمان صرف قول کا نام ہے اور ایمان میں کمی و زیادتی نہیں ہوتی۔ نیز ان کا ایمان، فرشتوں اور انبیاء کرام کا ایمان ایک ہی ہے۔ نہ اس میں کچھ اضافہ ہوتا ہے نہ کمی اور نہ ہی استثناء۔ جو شخص زبان سے اقرار کر لے اور عمل نہ بھی کرے وہ مومن ہے۔

جہمیہ

یہ فرقہ جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے۔ وہ کہتا تھا ایمان محض اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جو کچھ آپ لیکر آئے اس کی معرفت کا نام ہے۔ یہ لوگ قرآن پاک کو مخلوق سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ

---

[1] اس پر تفصیلی گفتگو آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

ہے۔ لہٰذا جو شخص ان باتوں سے لاعلم رہا اور اس پر حجت قائم ہوئی لیکن اس نے ان کا اقرار نہ کیا وہ کافر ہے۔

غیلانیہ

یہ فرقہ غیلان کی طرف منسوب ہے۔ ان کے عقائد شمریہ کے عقائد جیسے ہیں نیز ان کا خیال ہے کہ نئی پیدا ہونیوالی چیزوں کا جاننا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا علم زبانی علم ہے۔ زرقان کی حکایت میں ہے کہ غیلان کہاکرتا تھا کہ ایمان، زبانی اقرار کا نام ہے اور یہی تصدیق ہے۔

شبیبیہ

یہ محمد بن شبیب کے ساتھی ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اقرار، اس کی وحدانیت کی معرفت اور اس سے مشابہت کی نفی ایمان ہے۔ محمد بن شبیب کا خیال ہے کہ ابلیس کے پاس ایمان تھا لیکن وہ تکبر کیوجہ سے کافر ہوا۔

حنفیہ

یہ کچھ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور جو کچھ آپ لیکر آئے اس کی پہچان اور اقرار کا نام ایمان ہے۔ برہوتی نے "کتاب الشجرہ" میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ؎

یہاں حنفیہ ؎ سے مراد فرقہ غسانیہ ہے جو غسان بن ابان کوفی کے متبع ہیں۔
غسان کا عقیدہ تھا کہ ایمان زیادہ ہوتا ہے لیکن کم نہیں ہوتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا منکر تھا۔ اس کے نزدیک خدا اور رسول کی معرفت، اور ان چیزوں کا اجمالاً جاننا ایمان ہے جو شارع علیہ السلام سے ہم تک پہنچیں اجمال سے اس کی مراد یہ ہے کہ مثلاً حج کی فرضیت کا اعتقاد ہونا چاہیے لیکن یہ معلوم نہیں کہ کعبہ کہاں ہے اور ہوسکتا ہے وہ مکہ مکرمہ میں نہ ہو اسیطرح دیگر کئی باتوں میں اس کے عقائد اہلسنت کے معتقدات سے بالکل متضاد ہیں۔
یہ شخص اپنے مذہب کو رواج دینے کے لیے لوگوں سے کہا کرتا تھا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے بھی یہی ہے حالانکہ یہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر افتراء تھا
اس طرح وہ لوگ اپنے آپ کو حنفیہ کہلاتے تھے اور اتباع امام کا دعویٰ کرتے تھے۔ چنانچہ وہ اسی نام سے مشہور ہوگئے جس کی بناء پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے اصولی عقائد کے پیش نظر ان کو مرجئہ میں شمار کیا اور حنفیہ کے نام سے مشہور ہونے کی وجہ سے حنفیہ لکھا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آیا حضرت شیخ کی مراد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یا آپ کے مقلدین ہیں تو یہ قطعاً غلط ہے اور کوئی بھی ذی شعور اس کا تصور نہیں کرسکتا۔ عام مسلمان بھی جانتا ہے کہ احناف (اہل سنت) کے عقائد اور مرجئہ کے عقائد میں کتنا تضاد ہے (بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)۔۔

معاذیہ

یہ فرقہ معاذ مومنی کی طرف منسوب ہے۔ یہ کہا کرتا تھا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری چھوڑ دے اس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ اس نے نافرمانی کی لیکن اسے فاسق نہ کہا جائے۔ فاسق، اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوتا ہے نہ دوست۔

مریسیہ

یہ فرقہ بشر مریسی کی طرف منسوب ہے۔ ان کا خیال ہے کہ ایمان تصدیق کا نام ہے اور تصدیق دل اور زبان (دونوں) کے ساتھ ہوتی ہے۔ ابن راوندی کا بھی یہی نظریہ ہے۔ نیز ان کے خیال میں سورج کو سجدہ کرنا کفر نہیں البتہ کفر کی علامات میں سے ہے۔

کرامیہ

یہ فرقہ ابوعبداللہ بن کرام کی طرف منسوب ہے۔ ان کے خیال میں ایمان، زبان سے اقرار کا نام ہے۔ دل کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں اور منافق حقیقت میں مومن تھے۔

ان کا یہ بھی قول ہے کہ استطاعت فعل سے پہلے ہوتی ہے باوجودیکہ فعل سے ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ استطاعت فعل کے ساتھ ہوتی ہے اور کسی شرط کے بغیر اس کا فعل سے مقدم ہونا جائز نہیں۔ ان کے مذہب پر کتابیں لکھنے والے ابوالحسین صالحی، ابن الراوندی، محمد بن شبیب اور حسین بن محمد نجار ہیں ان کا مذہب زیادہ تر مشرق اور خراسان کے مضافات میں پایا جاتا ہے۔

معتزلہ اور قدریہ

ان کو معتزلہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے حق سے علیحدگی اختیار کی اور کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کی باتوں سے الگ ہونے کی وجہ سے انھیں معتزلہ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ کبیرہ گناہ کے مرتکب کے بارے میں لوگوں کی مختلف آراء تھیں۔ بعض نے کہا کہ وہ مومن ہیں کیونکہ ان کے پاس ایمان موجود ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا وہ کافر ہیں۔ واصل بن عطاءؒ

(حاشیہ صفحہ سابقہ) تو کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت شیخ رحمہ اللہ (معاذ اللہ) اس سے واقف نہ تھے۔ یقیناً آپ حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کے عقائد اور غسانیہ فرقہ کے عقائد میں فرق سمجھتے تھے اور حضرت امام کی عظمت سے بھی واقف تھے۔ اس لیے یہاں مراد فرقہ غسانیہ ہے چونکہ وہ حنفیہ نام سے معروف ہو چکے تھے۔ اس لیے حنفیہ لکھا گیا۔
بلکہ بعض اکابر مثلاً حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو یہ عبارت حضرت شیخ کی نہیں بلکہ بعض معاندین نے اپنی طرف سے داخل کی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے مذاہب الاسلام از مولانا نجم الغنی رامپوری ص ۵۲۰ تا ۵۲۳) ۱۲ ہزاروی۔